دھلی چند کرم چند گاندھی کی صورت میں ایک عظیم رہنما دستیاب ہوا تھا۔ تحریک خلافت ہی کے رہنما مولانا محمد علی جوہرؒ و مولانا شوکت علیؒ زعلی برادران نے مہاتما گاندھی کے نام سے انہیں تمام ہندوستان میں مشہور و معروف کیا، اور سچ تو یہ ہے کہ مہاتما گاندھی نے جس مقصد و نصب العین کے خیال کے سہارے ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں شمولیت کی اپنی زندگی کے آخری سانس تک انہوں نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا، یہاں تک کہ اس کی خاطر انہوں نے اپنی جان تک قربان کردی، ہم اس موقع پر علی برادران کے انتخاب کو داد ضرور دیں گے۔ مہاتما گاندھی کی وفات کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستان عوام کی رہنمائی کی، انہوں نے آزادی کی جدوجہد میں جس چیز کے کامیابی کی راہ متعین کی تھی، یعنی ہندوستانی عوام میں اتحاد و اتفاق، ہندو مسلم سکھ عیسائی بھائی بھائی، اور سیکولرازم کی بقاء و تحفظ کے لئے ایمان داری سے جو کام کیا، ان کے بعد اسے وہ غذا و تقویت نہیں ملی جو ملنی چاہئے تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک بھیانک فرقہ وارانہ فسادات سے دوچار ہوا، فرقہ وارانہ فسادات آزادی سے پہلے بھی ہوتے تھے اور آزادی کے بعد نہرو کے وزارت عظمیٰ کے دور میں بھی ہوئے مگر ان کے بعد تو فرقہ وارانہ فسادات کی شدت میں اضافہ کے ساتھ اس کی ہیئت ہی بدل گئی، پہلے جو کام فرقہ پرست عناصر کی گندی ذہنیت و تربیت کی بدولت ہوتا تھا، وہ اب پولیس، پی، اے، سی، انتظامیہ کے ذریعہ کھلم کھلا ہونے لگا معصوم و بے گناہ انسان ان کی گولیوں سے موت کے شکار ہو گئے، میرٹھ اور بھاگلپور کے فسادات ہمارے سامنے اس کی تازہ مثال ہیں۔ ظلم و بربریت کی یہ شرمناک داستان ہندی روزنامہ نو بھارت ٹائمس نئی دہلی نے آنند بازار پتریکا کے تعاون ۱۵ر جولائی ۱۹۹۰ء کو ایک لمبے چوڑے مضمون میں

دردناک انداز میں شائع کی ہے۔ اس میں سے صرف ایک چھوٹا سا پیراگراف نکال کر یہاں ہم نقل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

"میں سوچ رہا تھا بارڈر سیکیورٹی فورس کے اس باہمت فرض شناس سکھ آفیسر میجر ورک کے بارے میں، چندیری گاؤں میں قید تقریباً ۵۰۰ مسلمان بوڑھوں، نوجوان مرد و عورتوں اور بچوں کو یقین دلانے کے باوجود بالآخر ان کی حفاظت نہیں کر سکے، دراصل ہوا یہ کہ دنگے کے دن مقامی پولیس پر [illegible] سونپ کر وہ مزید کمک لانے کے لئے نکل پڑے، دوسرے دن جب میجر ورک لوٹے تب تک فسادیوں نے سب کا کام تمام کر دیا، ورک نے کبھی خواب میں بھی یہ نہ سوچا تھا، کہ جن لوگوں کو یہاں مسلح پولیس کو محافظ بنا کر وہ جا رہے ہیں وہی بعد میں فسادیوں کے ساتھ مل جائیں گے۔"

آزاد ہندوستان میں ان فرقہ پرستوں کے ہاتھوں جن کا جدوجہد آزادی کے موقع پر دُور دُور تک اتہ پتہ تک نہ تھا، آزادی کے ساتھ میں سیکولرزم کی مٹی پلید ہوتے، ہندو مسلم سکھ عیسائی اتحاد کا ملیامیٹ ہوتے دیکھ کر ان مجاہدین آزادی کی روح کو کس قدر اذیت و تکلیف ہو رہی ہو گی، جنہوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے جان مال اولاد، ماں باپ سب ہی کچھ تو قربان کر دیا تھا، ملک کا ہر بہی خواہ کا اس صورتحال کی موجودگی میں ملک کے بھیانک و سیاہ مستقبل کے اندیشہ و احساس میں مبتلا ہو کر اپنے آنسوؤں کو روک پانا مشکل ہو رہا ہے۔

کاش! ہم اب بھی بیدار ہو جائیں، اپنی آزادیٔ ہند کی قدر کریں، ملک سے فرقہ پرستی کا زہر ختم کر کے ہندو مسلم سکھ عیسائی سب آپس میں اتحاد و اتفاق اور یگانگت کے ساتھ مل کر ہندوستان کی آزادی کی حفاظت اور ملک و قوم کی بقا اور ترقی و تعمیر نو کی طرف گامزن ہو جائیں، تاکہ ہم سب